ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

(1) عقیدۂ توحید

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091002001
(1) توحید کا لغوی معنیٰ ہے:
(الف) ایک ماننا (ب) اطاعت کرنا (ج) صفات ماننا (د) برابری کرنا

091002002
(2) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:
(الف) توحیدِ ربوبیت (ب) توحیدِ الوہیت (ج) توحیدِ اسما (د) توحیدِ صفات

091002003
(3) قرآنِ مجید کی کون سی سورت میں عقیدۂ توحید بیان کیا گیا ہے؟
(الف) اَلْکَوْثَر (ب) اَلْاِخْلَاص (ج) اَلْفَلَق (د) اَلنَّاس

091002004
(4) شرک کا لغوی معنیٰ ہے:
(الف) حصہ دار بنانا (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا

091002005
(5) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے:
(الف) ذات میں شرک کی (ب) صفات میں شرک کی (ج) الوہیت میں شرک کی (د) اسما میں شرک کی

اضافی معروضی سوالات

091002006
(6) لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں:
(الف) عقیدہ (ب) توحید (ج) شرک (د) شریعت

091002007
(7) وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے:
(الف) اللہ تعالیٰ (ب) فرشتہ (ج) جن (د) انسان

091002008
(8) اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے:
(الف) رسالت (ب) آخرت (ج) توحید (د) الوہیت

091002009
(9) کوئی شخص عقیدۂ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر داخل نہیں ہوسکتا:
(الف) دائرہ اسلام میں (ب) دائرہ انسانیت میں (ج) دائرہ شریعت میں (د) دائرہ عبادت میں

091002010
(10) عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے:
(الف) قرآنِ مجید میں (ب) روایات میں (ج) آثار میں (د) تاریخ میں

www.ilmkidunya.com

(11) سورۃ الاخلاص کا دوسرا نام: 091002011
(الف) الفاتحہ ہے (ب) التوحید ہے (ج) الکوثر ہے (د) الکھف ہے

(12) کس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے؟ 091002012
(الف) الکوثر (ب) الفیل (ج) الفلق (د) الاخلاص

(13) عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور حاصل ہے: 091002013
(الف) اوّلیت (ب) نجات (ج) علمیّت (د) عملیت

(14) اس کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا: 091002014
(الف) نیکی (ب) عقیدۂ توحید (ج) آخرت (د) شریعت

(15) اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، اُلوہیت، اسما اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے یہ عقیدہ کہلاتا ہے: 091002015
(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ آخرت (ج) عقیدۂ رسالت (د) عقیدہ بالکتب

(16) اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے: 091002016
(الف) توحیدِ الوہیّت (ب) توحیدِ ربوبیّت (ج) توحیدِ عبادت (د) توحیدِ اعلیٰ

(17) اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے: 091002017
(الف) توحیدِ ربوبیت (ب) توحیدِ الوہیّت (ج) توحیدِ صفات (د) توحیدِ اسما

(18) اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا کہلاتا ہے: 091002018
(الف) توحیدِ اسما (ب) توحیدِ صفات (ج) توحیدِ اسماوصفات (د) توحیدِ ربوبیت

(19) جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ ارتکاب کرتا ہے: 091002019
(الف) شرک کا (ب) برائی کا (ج) برابری کا (د) شیطانیت کا

(20) اس کے لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے: 091002020
(الف) توحید (ب) عقیدہ (ج) شرک (د) مشرک

(21) کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا کہلاتا ہے: 091002021
(الف) ذات میں شرک (ب) الوہیّت میں شرک (ج) صفات میں شرک (د) افعال میں شرک

(22) اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا ہے: 091002022
(الف) صفات میں شرک (ب) ذات میں شرک (ج) افعال میں شرک (د) الوہیّت میں شرک

(23) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا ہے: 091002023
(الف) افعال میں شرک (ب) صفات میں شرک (ج) ذات میں شرک (د) ربوبیّت میں شرک

(24) عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت منداور: 091002024
(الف) بہادر ہوتا ہے (ب) خوب صورت ہوتا ہے (ج) تنگ نظر ہوتا ہے (د) متعصب ہوتا ہے

(25) عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں پیدا ہوتا ہے: 091002025
(الف) رشک (ب) تنگ نظری (ج) شرک (د) عجز وانکسار

www.ilmkidunya.com

091002026
(26) انسان میں صبر وقناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے:
(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ رسالت (ج) عقیدۂ آخرت (د) فرشتوں پہ ایمان

091002027
(27) عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان ہوتا ہے:
(الف) پُرجوش (ب) پُراُمید (ج) بے قرار (د) زندہ دل

جوابات

نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	الف	5	الف	6	ب
7	الف	8	ج	9	الف	10	الف	11	ب	12	د
13	الف	14	ب	15	الف	16	ب	17	ب	18	ج
19	الف	20	ج	21	الف	22	د	23	ب	24	الف
25	د	26	الف	27	ب						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091002028
1۔ شرک کا مفہوم بیان کریں۔
جواب: شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اُلوہیت اور اس کے اسماوصفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔

091002029
2۔ شرک کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔
جواب: عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اُلوہیّت اور اسماوصفات میں کسی کو اس کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک کی اقسام: 1۔ ذات میں شرک 2۔ اُلوہیّت میں شرک

091002030
3۔ عقیدۂ توحید کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔
جواب: ا۔ عقیدہ توحید کو ماننے والا شخص غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔
۲۔ عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز وانکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہٰذا بندے کے لیے تکبر وغرور کی کوئی گنجائش نہیں۔

اضافی مختصر سوالات

091002031
4۔ عقیدۂ توحید کا معنیٰ اور مفہوم بیان کریں۔
جواب: توحید کے لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف و

www.ilmkidunya.com

کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے۔

5۔ عقیدۂ توحید کی اہمیت واضح کریں۔ 091002032

جواب: عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔ قرآنِ مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

6۔ عقیدۂ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔ 091002033

جواب: (۱) توحیدِ ربوبیّت (۲) توحیدِ الوہیّت (۳) توحیدِ اسماوصفات

7۔ توحیدِ اُلوہیّت کی مختصر وضاحت کریں۔ 091002034

جواب: توحیدِ اُلوہیّت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیت ہے۔

8۔ اسلامی عقائد میں پہلا اور اہم ترین عقیدہ کون سا ہے؟ مختصر وضاحت کیجیے۔ 091002035

جواب: اسلامی عقائد میں سب سے پہلا اور اہم ترین عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدۂ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

9۔ عبادات اور عمل کس عقیدے کے بغیر قبول نہیں ہوتے؟ 091002036

جواب: عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔

10۔ توحیدِ ربوبیّت سے کیا مراد ہے؟ 091002037

جواب: توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

11۔ توحیدِ ربوبیت کے بارے میں قرآنِ مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091002038

جواب: ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔ (سورۃ الرّوم: 40)

12۔ توحیدِ اسماوصفات کی مختصر وضاحت کریں۔ 091002039

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحیدِ اسماوصفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماوصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

13۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟ 091002040

جواب: اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

14۔ اُلوہیّت میں شرک کا مفہوم واضح کریں۔ 091002041

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا اُلوہیت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

15۔ قرآنی آیت کی روشنی میں صفات میں شرک کی مختصر وضاحت کریں۔ 091002042

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ (سورۃ الشوریٰ:11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ عقیدۂ توحید پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 091002043

جواب: عقیدۂ توحید کا مفہوم

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ ہے۔

عقیدۂ توحید کی اہمیت

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدۂ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔

عقیدۂ توحید قرآنِ مجید کی روشنی میں

قرآن مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص: 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (البقرۃ:255)

عقیدۂ توحید احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے۔'' (مسند احمد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) اس کے رسول ہیں تو اللہ نے اس شخص پر دوزخ حرام کردی۔ (بخاری)

عقیدۂ توحید کی اقسام

1۔ توحیدِ ربوبیّت

توحیدِ ربوبیّت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ الروم:40)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

2۔ توحیدِ الوہیّت

توحیدِ الوہیّت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیت ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝ (سورۃ الکھف:110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے ربّ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

3۔ توحیدِ اسما و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحیدِ اسما و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے

اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماء وصفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص: 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ (سورۃ الاخلاص: 4-1)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: (ترجمہ) ''کوئی چیز اس کی مثل نہیں'' (سورۃ الشوریٰ: 11)

اللہ تعالیٰ ایسی صفات کاملہ کا مالک ہے جو کسی اور فرد میں موجود نہیں۔ وہ اپنے علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر غرض ہر صفت میں یکتا اور بے مثل ہے۔ جس میں جو صفت بھی پائی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

جو شخص عقیدۂ توحید کو اختیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچ جاتا ہے، اس کی زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

غیرت اور بہادری

عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔

عجز وانکسار

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز وانکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہٰذا بندے کے لیے تکبر وغرور کی کوئی گنجائش نہیں۔

وسعتِ نظری

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔

صبر وقناعت، بلند ہمتی

عقیدۂ توحید انسان میں صبر وقناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔

مساوات و برابری: مساوات اور برابری عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان پیدا کرتا ہے اور ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔

عزتِ نفس

عقیدہ توحید انسان کو عزتِ نفس عطا کرتا ہے۔ اس عقیدہ کی روشنی میں انسان صرف اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے جھکتا ہے اور اسی سے ڈرتا ہے۔ اب اس کی پیشانی انسانوں یا پتھر کی بے جان مورتیوں کے سامنے جھکنے کی ذلت سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

عمل صالح کی بنیاد

عقیدۂ توحید پر ایمان، عمل صالح کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اگر دل میں ایمان کی روشنی موجود ہو تو عمل صالح ہوگا۔ نجات وفلاح کے

لیے ایمان اور عمل صالح دونوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ غرض یہ کہ عقیدہ توحید اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نیک اعمال بجالائے جائیں اور بُرے اعمال سے بچا جائے۔

سکون اور اطمینان

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پر امید ہوتا ہے اور وہ پُرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

پرہیزگاری

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔ عقیدہ توحید کا ماننے والا یہ ایمان رکھتا ہے کہ اگر بندہ پوشیدگی میں کوئی جرم کرلے تو ممکن ہے لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جائے مگر اللہ تعالیٰ کی نظر سے نہیں چھپ سکتا۔ اس طرح وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

حاصل کلام

گویا کہ اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا اور اُس جیسا علم، قدرت یا ارادہ کسی دوسرے کے لیے ثابت کرنا، کسی دوسرے کو ازلی و ابدی سمجھنا یا کسی دوسرے کو قادرِ مطلق تصور کرنا، یہ سب شرک ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو ہی منعمِ حقیقی سمجھا جائے اور اپنی عبادت و بندگی کا رُخ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا اپنی عملی زندگی میں کوئی شائبہ تک نہ رہنے دیا جائے۔

(2) عقیدۂ رسالت

YouTube

Online Lecture

ایمانیات و عبادات

☆ عقیدہ رسالت و عقیدہ ختم نبوت

publications.unique.edu.pk UGI.publications uniquenotesofficial @Uniquepublications 0324-6666661-2-3

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091002044

(1) رسالت کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) پیروی کرنا (ج) مشہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

091002045

(2) سورۃ الاحزاب کی کس آیت میں نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی ختم نبوت کا واضح اعلان ہے؟

(الف) بیس (ب) تیس (ج) چالیس (د) پچاس

091002046

(3) جس نبی پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النّبیین ﷺ

091002047

(4) تمام انبیا کرام علیہم السلام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ

091002048

(5) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

(الف) صاحبِ کتاب (ب) معصومیت (ج) آخری نبی ہونا (د) واجب الاطاعت

اضافی معروضی سوالات

091002049

(6) توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:

(الف) رسالت کا (ب) تقدیر کا (ج) آخرت کا (د) ایمان بالملائکہ

091002050

(7) لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں:

(الف) رسالت (ب) توحید (ج) آخرت (د) عقیدہ

091002051

(8) جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے:

(الف) فرشتہ (ب) رسول (ج) صحابی (د) جن

091002052

(9) اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد کا درجہ ہے:

(الف) آخرت (ب) تقدیر (ج) ایمان بالملائکہ (د) رسالت

091002053

(10) اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں:

(الف) انبیا کرام علیہم السلام (ب) جنات (ج) انسان (د) فرشتے

091002054

(11) ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا:

(الف) اللہ تعالیٰ نے (ب) فرشتوں نے (ج) قرآنِ مجید نے (د) انبیا کرام علیہم السلام

091002055

(12) انبیا کرام علیہم السّلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی:

(الف) رزق کی تقسیم (ب) ہدایت اور راہ نمائی (ج) موت وحیات (د) انسانیت کی تاریخ

091002056

(13) اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں:

(الف) انبیا کرام علیہم السلام (ب) فرشتے (ج) بادشاہ (د) اساتذہ

091002057

(14) تمام انبیا کرام علیہم السلام ہوتے ہیں:

(الف) رسول (ب) معصوم (ج) خلیل اللہ (د) رحمتہ للعالمین

091002058

(15) تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں:

(الف) انبیا کرام علیہم السلام (ب) ملائکہ (ج) جنات (د) اولیا کرام

091002059

(16) یہ منصب کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا:

(الف) انسانیت (ب) بادشاہت (ج) نبوت (د) ولایت

www.ilmkidunya.com

(17) آپ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے: 091002060

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّن ﷺ

(18) آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے: 091002061

(الف) نبی اکرم خاتم النّبیّن ﷺ (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

(19) نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں: 091002062

(الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدہ رسالت (ج) عقیدہ ختم نبوت (د) عقیدہ آخرت

(20) ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا:'' 091002063

(الف) قرآنی آیت (ب) حدیثِ نبوی ﷺ (ج) اقوالِ زرّیں (د) فقہی نکتہ

(21) ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص نہیں ہوسکتا: 091002064

(الف) مسلمان (ب) انسان (ج) عیسائی (د) یہودی

(22) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا: 091002065

(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (د) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

جوابات

نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب	نمبرشمار	جواب
1	الف	2	ج	3	د	4	د	5	ج	6	الف
7	الف	8	ب	9	د	10	الف	11	الف	12	ب
13	الف	14	ب	15	الف	16	ج	17	د	18	الف
19	ج	20	ب	21	الف	22	ج				

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ 091002066

جواب: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خاتم النّبیّن ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیّن ﷺ ہیں۔

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ 091002067

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

ا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے پہلے آنے والے انبیا کرام علیھم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۲۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی بعثت سے تمام انبیا کرام علیھم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعت محمدی ﷺ ہی واجب الاطاعت ہے۔

3۔ انبیائے کرام علیھم السلام کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔ 091002068

جواب: ا۔ انبیائے کرام علیھم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

۲۔ انبیائے کرام علیھم السلام کی نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے یعنی منصبِ نبوت کسی خاص یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ رسالت کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔ 091002069

جواب: رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

5۔ رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔ 091002070

جواب: اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیا کرام علیھم السّلام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام علیھم السّلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ عقیدۂ رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔

6۔ عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔ 091002071

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا فرمان ہے:

''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (جامع ترمذی 2219)

7۔ رسالت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091002072

جواب: (ترجمہ) بے شک، ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

8۔ اطاعتِ رسول اکرم ﷺ کے بارے میں آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091002073

جواب: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ (سورۃ محمد: 33)

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

9۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کا خصوصی اعزاز کیا ہے؟ 091002074

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیا کرام علیہم السلام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔

10۔ تکمیل دینِ اسلام کے بارے میں قرآنِ مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091002075

جواب: ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدہ:3)

11۔ ختمِ نبوت کا مفہوم کیا ہے؟ 091002076

جواب: ختمِ نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔

12۔ ختمِ نبوت کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔ 091002077

جواب: ختمِ نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ عقیدۂ رسالت کی وضاحت کرتے ہوئے ختمِ نبوت پر جامع نوٹ تحریر کریں۔ 091002078

جواب: **عقیدۂ رسالت**

رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

رسالت کی خصوصیات

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ رسالت کی خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

ہدایت اور راہ نمائی

انبیا کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔

پاکیزگی و پارسائی

انبیا کرام علیہم السلام اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ ۝ (سورۃ الفاطر:24)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمّت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

وحی کی صورت میں علم وحکمت

اللّٰہ تعالیٰ نے انبیا کرام علیہم السّلام کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں۔ ان کو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

بشریت

نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل وفہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

معصومیت

انبیا کرام علیہم السّلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

عطیہ الٰہی

انبیا کرام علیہم السّلام کی نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے، یعنی منصبِ نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا، یہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

واجبِ اطاعت

انبیا کرام علیہم السّلام کی اطاعت واجب ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ۝ (سورۃ محمد:33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللّٰہ کی اطاعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

تکمیلِ رسالت

انبیا کرام علیہم السّلام کے اس سلسلے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیا کرام علیہم السّلام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر رسالت کے سلسلے کی تکمیل ہوگئی ہے۔

ختمِ نبوّت

ختمِ نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اللّٰہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔

سابقہ شریعتوں کا نسخ

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب قرآن مجید نازل ہوئی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو ایک کامل شریعت

www.ilmkidunya.com

دی گئی۔آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ پر دین کی تکمیل ہوئی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کا فرمان ہے:

''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (جامع ترمذی:2219)

اجماعِ امت

آیات واحادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اوران کے بعد امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔

منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد

ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا،اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

(3) ملائکہ (فرشتے)

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے: 091002079

(الف) اللہ تعالیٰ کی عبادت (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) رزق کی فراہمی

(2) کراماً کاتبین کی ذمے داری ہے: 091002080

(الف) انسانی اعمال لکھنا (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) وحی لانا

(3) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے: 091002081

(الف) مٹی سے (ب) نور سے (ج) آگ سے (د) پانی سے

(4) منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں: 091002082

(الف) پیدائش کے وقت (ب) موت کے وقت (ج) قبر میں (د) حشر میں

(5) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ذمے داری ہے: 091002083

(الف) صُور پھونکنا (ب) روح قبض کرنا (ج) اعمال لکھنا (د) رزق پہنچانا

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(6) ملائکہ جمع ہے: 091002084

(الف) مالک کی (ب) ملک کی (ج) ملیک کی (د) مملوک کی

(7) اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق جو ہمیں نظر نہیں آتی: 091002085

(الف) ملائکہ (ب) جنات (ج) بشر (د) الناس

(8) اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں: 091002086

(الف) انسان (ب) جانور (ج) جنات (د) فرشتے

(9) مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں: 091002087

(الف) فرشتے (ب) انسان (ج) جانور (د) بشر

(10) جنّات کی تخلیق کی گئی ہے: 091002088

(الف) پانی سے (ب) نور سے (ج) مٹی سے (د) آگ سے

(11) فرشتوں کی تخلیق کی گئی ہے: 091002089

(الف) نور سے (ب) مٹی سے (ج) آگ سے (د) پانی سے

(12) انسان کی تخلیق کی گئی ہے: 091002090

(الف) آگ سے (ب) نور سے (ج) پانی سے (د) مٹی سے

(13) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا: 091002091

(الف) فرشتوں کو (ب) انسانوں کو (ج) حضرت حوا کو (د) انبیا کرام علیہ السلام کو

(14) اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے: 091002092

(الف) نماز پڑھنا (ب) روزے رکھنا (ج) حج کرنا (د) فرشتوں پر ایمان لانا

(15) مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن نہ ہوں: 091002093

(الف) شکستہ دل (ب) حیران (ج) خوش (د) ناراض

(16) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سونپ رکھی ہیں: 091002094

(الف) اولادیں (ب) ذمے داریاں (ج) مخلوقات (د) آسمانی کتابیں

(17) انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں: 091002095

(الف) کراماً کاتبین (ب) منکر نکیر (ج) ملک الموت (د) حضرت جبریل علیہ السلام

(18) جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو کہا جاتا ہے: 091002096

(الف) رضوان (ب) مالک (ج) کراماً کاتبین (د) منکر نکیر

www.ilmkidunya.com

(19) انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری ہے: 091002097

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی　　(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی

(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی　　(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(20) مخلوق کے لیے رزق کی ذمے داری ہے: 091002098

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی　　(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی

(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی　　(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(21) روح قبض کرنے کی ذمہ داری ہے: 091002099

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی　　(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی

(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی　　(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(22) قیامت کے لیے صُور پھونکنے کی ذمے داری ہے: 091002100

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام کی　　(ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی

(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی　　(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

(23) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے: 091002101

(الف) حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ　　(ب) حضرت جبریل علیہ السلام

(ج) حضرت میکائیل علیہ السلام　　(د) حضرت اسرافیل علیہ السلام

(24) حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو کہتے ہیں:

091002102

(الف) حدیثِ جبریل علیہ السلام　(ب) حدیث قدسی　(ج) حدیث قولی　(د) حدیثِ تقریری

(25) اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانے سے مراد ہے: 091002103

(الف) اسلام　(ب) ایمان　(ج) احسان　(د) تعلیم و تعلم

(26) اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے: کہلاتا ہے: 091002104

(الف) احسان　(ب) اسلام　(ج) خلوص　(د) ایمان

(27) ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں احساس رکھیں: 091002105

(الف) عظمت کا　(ب) اطاعت کا　(ج) محبت کا　(د) آخرت کا

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ب	4	ج	5	الف

www.ilmkidunya.com

6	ب	7	الف	8	د	9	الف	10	د
11	الف	12	د	13	الف	14	د	15	الف
16	ب	17	الف	18	د	19	الف	20	ج
21	ب	22	د	23	ب	24	الف	25	ب
26	الف	27	الف						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔ 091002 106

جواب: ملائکہ جمع ہے مَلَکْ کی، جس کے معنیٰ ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعتِ الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (سورۃ الانبیاء:20)

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سُستی نہیں کرتے۔

2۔ حدیثِ جبریل کی روشنی میں تعلیم وتعلم کے کوئی سے دو آداب لکھیں۔ 091002107

جواب: حدیثِ جبریل سے تعلیم وتعلم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

ا۔ استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
۲۔ کمرا جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
۳۔ استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
۴۔ واضح اور مختصر سوال کرنا۔

3۔ فرشتوں کی دو ذمّے داریاں لکھیں۔ 091002108

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمے داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں ''کراماً کاتبین'' ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو ''منکر نکیر'' کہا جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ فرشتوں کی تخلیق کب ہوئی؟ 091002109

جواب: فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے جس طرح جنّات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

5۔ حضرت جبریل علیہ السلام کن کی شکل میں نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کے پاس آتے تھے؟ 091002110

جواب: نبی کریم خاتم النّبیین ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

6۔ فرشتوں کی دو خصوصیات لکھیں۔ 091002111

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔

7۔ حدیث جبریل سے کیا مراد ہے؟ 091002112

جواب: حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیثِ جبریل کہتے ہیں۔

8۔ اسلام اور ایمان سے کیا مراد ہے؟ 091002113

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔

9۔ احسان سے کیا مراد ہے؟ 091002114

جواب: احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

10۔ فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔ 091002115

جواب: فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف اُمور انجام دیتے ہیں۔

11۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے قُربِ قیامت میں کن خدشات کا اظہار فرمایا تھا؟ 091002116

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے قُربِ قیامت میں مادیت پرستی کے خدشات کا اظہار فرمایا تھا۔

12۔ چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریاں لکھیے۔ 091002117

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمے داری حضرت میکائیل علیہ السلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (مَلَکُ الْمَوْت) اور قیامت کے لیے صُور پھونکنے کی ذمے داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

13۔ مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول کیوں ہوا؟ 091002118

جواب: مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شکستہ دل نہ ہوں۔

14۔ فرشتوں کی نورانی تخلیق کس طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے؟ 09100211 9

جواب: فرشتوں کی نورانی تخلیق مادیت پسند طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمھاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے اُمور میں فرشتے غیبی طور پر امور سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

15۔ "منکر نکیر" سے کیا مراد ہے؟ 091002120

جواب: جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002121

1۔ ملائکہ پر ایمان کے حوالے سے ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: ملائکہ (فرشتے)

ملائکہ جمع ہے مَلَکٌ کی، جس کے معنیٰ ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کرسکتے ہیں۔

فرشتوں کی تخلیق کا مقصد

فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعتِ الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ٥ (سورۃ الانبیاء:20)

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سُستی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی نورانی تخلیق

فرشتوں کی تخلیق نور سے کی گئی ہے۔ جس طرح جنّات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے پیدا فرمایا۔

فرشتوں پر ایمان لانا

فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف اُمور انجام دیتے ہیں۔ جیسے مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شکستہ دل نہ ہوں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے قُربِ قیامت میں مادیت پرستی کے خدشات کا اظہار فرمایا تھا۔

فرشتوں کی ذمے داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمے داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں "کراماً کاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "منکر نکیر" کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام علیھم السلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمے داری حضرت میکائیل علیہ السلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السلام (مَلَكُ الْمَوْت) اور قیامت کے لیے صُور پھونکنے کی ذمے داری حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیثِ جبریل کہتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

حدیث جبرئیلؑ کی روشنی میں تعلیم و تعلم کے آداب

☆ استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔ ☆ کمرہ جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
☆ استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔ ☆ واضح اور مختصر سوال کرنا۔
☆ استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔ ☆ ایسا سوال کرنا جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔
☆ تعلیم و تعلّم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیش نظر رکھنا۔ ☆ سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
☆ واضح اور جامع جواب دینا۔ ☆ غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

مادیت پسند طبقے کے لیے دعوتِ فکر

فرشتوں کی نورانی تخلیق مادیت پسند طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے اُمور میں فرشتے غیبی طور پر امور سر انجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

فرشتوں پر ایمان لانے کے انسانی زندگی پر اثرات

1۔ نیک اعمال کا جذبہ

فرشتے انسان کو نیک اعمال کی طرف ترغیب دیتے ہیں۔ جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں تو انسان کے دل میں نیک اعمال کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

2۔ عظمت انسانی کا احساس

تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد فرشتوں کو انھیں سجدہ کرنے کا حکم ہوا یعنی انسان میں اپنی عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ فرشتوں سے افضل ہے اور اشرف المخلوقات ہے اس لیے اسے سب سے زیادہ اطاعت گزار بھی ہونا چاہیے۔

3۔ نا اُمیدی کا خاتمہ

مشکلات میں انسان کو نا اُمیدی سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نازل فرماتا ہے تاکہ انسان کبھی رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو۔ فرشتوں پر ایمان سے نا اُمیدی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

4۔ نصرت الٰہی پر بھروسا

فرشتوں پر ایمان سے انسان کے اللہ تعالیٰ کی مدد پر یقین میں اضافہ ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام سے جہاد کے دوران فتح و نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ ضرور فرشتے نازل کرے گا۔ مسلمان زیادہ جذبے اور خلوص سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

5۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر مضبوط ایمان

فرشتوں پر ایمان سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ انسان فرشتوں کو مخلوق اور اختیارات میں محدود سمجھتا ہے تو توحید پر قائم رہتا ہے۔

6۔ موت اور قیامت کا تصور

فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کا موت اور قیامت کے بارے میں تصور پختہ ہو جاتا ہے کیوں کہ یہ فرشتے ہی موت اور قیام قیامت کے فرائض پر مامور ہیں۔ اس سے انسان کو نیک اعمال کی طرف رغبت ملتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

7- احساسِ ذمہ داری

فرشتے اللہ تعالیٰ کی انتہائی ذمہ دار مخلوق ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ذرّہ برابر بھی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوتے۔اس سے انسانوں کے اندر بھی احساس ذمہ داری جنم لیتا ہے۔

8- فرشتوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیا ہے:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ٥ (البقرہ:98)

ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں علیھم السلام کا اور جبریل علیہ السلام کا اور میکائیل علیہ السلام کا دشمن ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امور کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(4) کُتبِ سماویہ (آسمانی کتابیں)

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے: 0910 02122

(الف) خلیفتہ اللہ (ب) ابوالانبیاء (ج) روح اللہ (د) کلیم اللہ

(2) وہ نبی جنھیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی: 091002123

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت اسحاق علیہ السلام

(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(3) وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور رہی، وہ ہے: 091002124

(الف) روزہ (ب) حج (ج) عمرہ (د) طواف

(4) مسیح لقب ہے: 091002125

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا (ج) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

(5) تمام انبیائے کرام علیھم السلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے: 091002126

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(6) اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیھم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا: 091002127

(الف) انسانوں کی ہدایت کے لیے (ب) تسبیحات کے لیے

(ج) احکامات کے لیے (د) عبادات کے لیے

(7) چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں کہتے ہیں: 091002128

(الف) کتابچے (ب) صحائف (ج) مناجات (د) سماویہ

(8) آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے: 091002129

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام (ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(9) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی تشریف لائے وہ سب اولاد میں سے تھے: 091002130

(الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

(ج) حضرت یعقوب علیہ السلام کی (د) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

(10) مشرکین مکہ بھی خود کو کہتے تھے: 091002131

(الف) ابراہیمی (ب) اسماعیلی (ج) مسیحی (د) یہودی

(11) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے: 091002132

(الف) اسرائیل (ب) اسرافیل (ج) کلیم اللہ (د) کلمتہ اللہ

(12) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے: 091002133

(الف) زبور (ب) انجیل (ج) تورات (د) صحیفہ

(13) اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی: 091002134

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

(ج) حضرت نوح علیہ السلام نے (د) حضرت یونس علیہ السلام نے

(14) حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام: 091002135

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) مصحف

(15) اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی: 091002136

(الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام

(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت داؤد علیہ السلام

(16) آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت بیک وقت عطا کی گئی: 091002137

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت سلیمان علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

www.ilmkidunya.com

(17) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے: 091002138

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآنِ مجید

(18) بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے: 091002139

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت یعقوب علیہ السلام

(19) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ہے: 091002140

(الف) ابن مریم (ب) ابوالقاسم (ج) ابوتراب (د) ابوہریرہ

(20) آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے: 091002141

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(21) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے: 091002142

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآنِ مجید

(22) انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ عمل اور اطاعت ہے: 091002143

(الف) انجیل پر (ب) قرآن مجید پر (ج) زبور پر (د) تورات پر

(23) ان کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہوگئیں: 091002144

(الف) حضور خاتم النبیین ﷺ (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام (د) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(24) جو لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں: 091002145

(الف) مشرکین (ب) کفار (ج) اہل کتاب (د) دہریہ

(25) اگر ایک شخص اس پر عمل کرلے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کرلیا: 091002146

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآنِ مجید

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	ب	2	الف	3	الف	4	د	5	د
6	الف	7	ب	8	ج	9	ج	10	الف
11	الف	12	ج	13	الف	14	ب	15	د
16	الف	17	ج	18	ب	19	الف	20	ب
21	د	22	ب	23	الف	24	الف	25	د

www.ilmkidunya.com

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟ 091002147

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔

2۔ کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے ہیں؟ 091002148

جواب: تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔

3۔ مشرکین اور اہل کتاب میں کیا فرق ہے؟ 091002149

جواب: وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔ البتہ وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہیں؟ 091002150

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

5۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟ 091002151

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت بیک وقت عطا کی گئی۔

6۔ قرآن مجید میں کن صحیفوں کا ذکر ملتا ہے؟ 091002152

جواب: قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

7۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تعارف تحریر کریں۔ 091002153

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

www.ilmkidunya.com

کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جدّ الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔

8۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟ 091002154

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

9۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتاب کا مختصر تعارف لکھیے۔ 091002155

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

10۔ قرآن مجید کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیے۔ 0910 02156

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآن مجید پر عمل اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی اتباع اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اور شریعت پر عمل کرنا ہے۔

11۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ 091002157

جواب: ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں، البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کر دی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

12۔ انسان کی کام یابی کس چیز میں ہے؟ 091002158

جواب: انسان کی کام یابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن مجید پر بھی ایمان لائے۔

13۔ چار الہامی کتابوں کے نام مع انبیاء کرام علیہم السلام تحریر کریں۔ 091002159

جواب: ۱۔ تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ۲۔ زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۳۔ انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ۴۔ قرآن مجید: حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر نازل ہوا۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002160

1۔ کتبِ سماویہ (آسمانی کتابیں) پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **آسمانی کتب پر ایمان**

آسمانی کتب پر ایمان رکھنا بنیادی عقیدہ ہے۔ آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں پر نازل فرمایا۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

کتبِ سماویہ (آسمانی کتابیں)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّٖن ﷺ ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی o صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی o (سورۃ الاعلیٰ: 18-19)

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں۔

اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّٖن ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جدّ الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔ تینوں الہامی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انتہائی قابلِ احترام اور قابلِ تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین مکہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

مشہور آسمانی کتب

اللہ تعالیٰ نے کئی انبیا کرام علیہم السلام پر آسمانی صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں، جن میں سے چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

- ☆ تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- ☆ زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- ☆ انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- ☆ قرآن مجید، حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النّبیّٖن ﷺ پر نازل ہوا۔

ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و سزا وغیرہ مشترک ہیں، البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

قرآنِ مجید نے پہلی تمام کتابوں کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں، بلکہ صرف قرآنِ مجید کے احکام وقوانین پر عمل کرنا ہی لازمی اور ضروری ہے۔

جن انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں۔

تورات

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

زبور

حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داوٗد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوت اور حکومت بیک وقت عطا کی گئی۔

انجیل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب کلمۃ اللہ بھی ہے۔

قرآنِ مجید

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآنِ مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ پر دین اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآنِ مجید پر عمل اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہو گئیں اب نجات کا واحد راستہ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کی اتباع اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ﷺ کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

آسمانی کتابوں میں مشترک باتیں

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ تینوں عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریق کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید برآں تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

www.ilmkidunya.com

آسمانی کتب میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید ورسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا اور سزا وغیرہ مشترک ہیں۔ البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

تمام آسمانی کتابوں کو ماننا

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآنِ مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآنِ مجید پر بھی ایمان لائے۔

اگر ایک شخص قرآنِ مجید پر عمل کر لے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

حاصل کلام

ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے ساری دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن و سلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے ہمارا دین ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اعتدال کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

(5) عقیدہ آخرت

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091002161

(1) مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:

(الف) عالم برزخ (ب) عالم ارواح (ج) حشر (د) نشر

091002162

(2) عقیدہ توحید و رسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:

(الف) فرشتوں پر ایمان (ب) آخرت پر ایمان (ج) تقدیر پر ایمان (د) آسمانی کتابوں پر ایمان

091002163

(3) نشر کا معنی ہے:

(الف) موت کے بعد زندہ کرنا (ب) حساب لینا (ج) شفاعت کرنا (د) روح قبض کرنا

091002164

(4) حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:

(الف) منہ کے بل (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل

(5) جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کے دائیں طرف ہوں گے:

091002165

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اضافی معروضی سوالات

(6) ایک کامل اور جامع دین جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے: 091002166
(الف) یہودیت (ب) مسیحیت (ج) اسلام (د) بدھ مت

(7) اس پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیز گار کہا گیا ہے: 091002167
(الف) آخرت (ب) تقدیر (ج) عالم برزخ (د) حشر و نشر

(8) قرآن مجید کا تقریباً حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے: 091002168
(الف) نصف (ب) ایک تہائی (ج) دو تہائی (د) مکمل

(9) عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے: 091002169
(الف) انسانی عقل (ب) دولت (ج) جنت (د) جہنم

(10) موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو کہتے ہیں: 091002170
(الف) حشر و نشر (ب) مقام محمود (ج) عالم برزخ (د) میزان

(11) اس کے معنیٰ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں: 091002171
(الف) برزخ (ب) میزان (ج) حوض (د) حشر و نشر

(12) ”جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے:“ 091002172
(الف) برزخ (ب) حشر و نشر (ج) میزان (د) قبر

(13) اس کا معنیٰ موت کے بعد زندہ کرنا ہے: 091002173
(الف) آخرت (ب) برزخ (ج) نشر (د) حشر

(14) اس کا معنیٰ حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے: 091002174
(الف) قیامت (ب) حشر (ج) برزخ (د) میزان

(15) حشر میں لوگوں کے جدا جدا ہوں گے: 091002175
(الف) مراتب (ب) لباس (ج) میزان (د) اعمال

(16) اس کا معنیٰ سفارش ہے: 091002176
(الف) حشر (ب) نشر (ج) برزخ (د) شفاعت

(17) شفاعت کی قسمیں ہیں: 091002177
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(18) شفاعتِ کبریٰ خصوصیت ہے: 091002178
(الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت نوح علیہ السلام کی
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (د) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّن ﷺ کی

www.ilmkidunya.com

(19) شفاعتِ کبریٰ کا فائدہ ہوگا: 091002179

(الف) پوری انسانیت کو (ب) مسلمانوں کو (ج) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو (د) جنات کو

(20) زور اور زبردستی نہیں ہوگی: 091002180

(الف) حشر و نشر میں (ب) شفاعت میں (ج) اعمال میں (د) برزخ میں

(21) جنّت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا: 091002181

(الف) عصر (ب) برزخ (ج) محمود (د) کوثر

(22) ترازو کو کہتے ہیں: 091002182

(الف) میزان (ب) محمود (ج) کوثر (د) مقام

(23) اس سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں: 091002183

(الف) نماز (ب) اچھے اخلاق (ج) صدقہ (د) حج

(24) اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا ہوگا: 091002184

(الف) برزخ (ب) جنت (ج) جہنم (د) قیامت

(25) دوزخیوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا: 091002185

(الف) موت کو (ب) زندگی کو (ج) گائے کو (د) بکری کو

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف
6	ج	7	الف	8	ب	9	الف	10	ج
11	الف	12	د	13	ج	14	ب	15	الف
16	د	17	الف	18	د	19	الف	20	ب
21	د	22	الف	23	ب	24	ج	25	الف

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟ 091002186

جواب: شفاعت کا معنی سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعتِ کبریٰ ہے۔ جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کی انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے پوچھا گیا مقامِ محمود کیا ہے؟ تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی 3148)

www.ilmkidunya.com

2۔ حوضِ کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔ 091002187

جواب: ''کوثر'' جنّت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی امّت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔

3۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فرماں برداروں اور نافرمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟ 091002188

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری: 3244)

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، ان کا کھانا پینا بھی اذیت ناک اور ناقابلِ برداشت ہوگا۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنّتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنّمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

اضافی مختصر سوالات

4۔ جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔ 091002189

جواب: جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ (سورۃ حٰمٓ السجدۃ: 31)

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

5۔ میزان کسے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟ 091002190

جواب: میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

6۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے لکھیں۔ 091002191

جواب: عقیدہ آخرت پر ایمان کے تقاضے یہ ہیں کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تاکہ ہم جنت کے مستحق بن سکیں۔

7۔ عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟ 091002192

جواب: اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ:4)

8۔ عقیدہ آخرت کی کیا اہمیت ہے؟ 091002193

جواب: قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔

9۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا کیا مؤقف تھا؟ 091002194

جواب: عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔

10۔ قرآنِ مجید میں آخرت کے بارے میں شبہات کا رد کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟ 091002195

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ط

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم:27)

10۔ انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا کیوں تقاضا کرتی ہے؟ 091002196

جواب: انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ غور و فکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیزگاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور و فکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

11۔ عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟ 091002197

جواب: موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنٰی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّ رَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ o

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المؤمنون:100)

12۔ عالم برزخ کے حوالے سے نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ 091002198

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی:2468)

13۔ حشر و نشر کی مختصر وضاحت کیجیے۔ 091002199

جواب: نشر کا معنٰی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنٰی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خاتم النّبیّن ﷺ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

www.ilmkidunya.com

عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیھم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منھ کے بل چل رہے ہوں گے۔

14۔ شفاعت کبریٰ سے کیا مراد ہے؟ 091002200

جواب: شفاعتِ کبریٰ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔

15۔ شفاعتِ صغریٰ سے کیا مراد ہے؟ 091002201

جواب: شفاعتِ صغریٰ سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیھم السلام و ملائکہ، علما و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

16۔ حوضِ کوثر کی صفات کے بارے میں حدیث بیان کیجیے۔ 091002202

جواب: حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوثر'' جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 8843)

17۔ میزان کے بارے میں آیت یا حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 091002203

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء: 47)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔'' (سنن ابی داؤد: 4799)

18۔ جنت کے بارے میں حدیث قدسی کا ترجمہ لکھیے۔ 091002204

جواب: جنت کی خوب صورتی کے بارے میں حدیثِ قدسی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔

19۔ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں کیا انجام ہوگا؟ حدیث کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔ 091002205

جواب: اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلایا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھوہر دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002206

1۔ عقیدہ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: عقیدۂ آخرت

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیز گار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ:4)

آخرت کی اہمیت

جہاں تک آخرت کے موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے تو قرآن مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ۝

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ (سورۃ الروم:27)

انسانی عقل کا تقاضا

انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ ملتا ہے۔ غور وفکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیز گاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور وفکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

آخرت کے مراحل

موت کے بعد کی زندگی میں انسان جن مراحل سے گزرتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عالم برزخ

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ o

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (سورۃ المومنون:100)

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (جامع ترمذی:2468)

حشرونشر

نشر کا معنٰی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنٰی حساب کے میدان اور پھر جنت و دوزخ کی طرف لے جانا ہے۔ سب سے پہلے نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ اپنی قبرِانور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔ حشر میں لوگوں کے مراتب جدا جدا ہوں گے، انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلیٰ ترین ہوگا۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ اس دن اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے، اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔

مقامِ محمود اور شفاعت کبریٰ

شفاعت کا معنٰی سفارش ہے۔ شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعتِ کبریٰ ہے جو نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔ اسی شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ سے پوچھا گیا مقامِ محمود کیا ہے؟ تو آپ خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی:3148)

شفاعتِ صغریٰ

دوسری شفاعتِ صغریٰ ہے قیامت کے دن نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام و ملائکہ، علما و شہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

حوضِ کوثر

"کوثر" جنّت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ کی امّت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد:8843)

www.ilmkidunya.com

میزان

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہو گا وہ خسارے میں رہیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء:47)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔ (سنن ابی داؤد:4799)

جنّت اور جہنّم

حساب کے بعد جنت اور جہنّم کے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شانِ رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہار و جبار ہونے کا مظہر ہے۔

جنت کی خوبصورتی

جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِىٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ (سورۃ حٰم السجدۃ:31) ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

یہ جنت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنت کی خوب صورتی کے بارے میں حدیثِ قدسی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری:3244)

نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانہ

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھوہر دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنّتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنّمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:6548)

حاصل کلام

جو شخص عقیدۂ آخرت پر پختہ یقین رکھتا ہے وہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کو اپنا شعار سمجھتا ہے اور ہمہ وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لے کر آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اکثر مقامات پر یتیموں، بیواؤں، ناداروں، غربا و مساکین کی اعانت اور پرورش پر جنت میں اپنی ہمسائیگی کا اعلان کیا ہے۔

www.ilmkidunya.com

(ب) عبادات

(1) نماز

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) حدیثِ مبارک میں نماز کو قرار دیا گیا ہے؟ 091002207

(الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا حُسن (د) جنت کا ستون

(2) پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی: 091002208

(الف) میل کا (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(3) باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے: 091002209

(الف) تیئس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے (د) انتیس درجے

(4) عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے: 091002210

(الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

(5) باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے: 091002211

(الف) صلہ رحمی کی (ب) سخاوت کی (ج) نظم و ضبط کی (د) کفایت شعاری کی

اضافی معروضی سوالات

(6) نماز کو قرار دیا گیا ہے: 091002212

(الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا حسن (د) جنت کا ستون

(7) دین کا ستون ہے: 091002213

(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

(8) نماز کنجی ہے: 091002214

(الف) مسجد کی (ب) جنت کی (ج) بیت اللہ کی (د) آخرت کی

(9) مومن کی معراج ہے: 091002215

(الف) زکوٰۃ (ب) نماز (ج) نیت (د) عبادت

(10) نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے: 091002216

(الف) لوگوں کی (ب) مسلمان کی (ج) کافر کی (د) مومن کی

(11) پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے: 091002217

(الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) جہاد

www.ilmkidunya.com

(12) مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے: 091002218

(الف) عبادت (ب) نماز (ج) نیکی (د) حدیث

(13) انسان کو وقت کی پابندی اور نظم وضبط کا درس دیتی ہے: 091002219

(الف) نماز (ب) رواداری (ج) طہارت (د) زکوٰۃ

(14) مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے: 091002220

(الف) جہاد (ب) نماز (ج) زکوٰۃ (د) طہارت

(15) وضو کرنا شرط ہے: 091002221

(الف) نماز کے لیے (ب) جہاد کے لیے (ج) زکوٰۃ کے لیے (د) روزہ کے لیے

(16) اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے: 091002222

(الف) نفلی نماز (ب) فرض نماز (ج) باجماعت نماز (د) مسجد میں نماز

(17) اللہ تعالیٰ کا گھر ہے: 091002223

(الف) مسجد (ب) مدرسہ (ج) گھر (د) سکول

(18) اگر اسے چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے: 091002224

(الف) سکول (ب) مدرسہ (ج) سنّت (د) نظم وضبط

(19) بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے: 091002225

(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) جہاد (د) عبادت

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	ج	4	الف	5	ج	6	الف
7	الف	8	ب	9	ب	10	د	11	الف	12	ب
13	الف	14	ب	15	الف	16	ج	17	الف	18	ج
19	الف										

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔ 09100226

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (سورۃ النساء:103)

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

2۔ نماز کی کوئی سی دو شرائط تحریر کریں۔ 091002227

جواب: ا۔ نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔

۲۔ نماز کے لیے وقت مقررہ شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

3۔ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔ 091002228

جواب: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سی مثال دی ہے؟ 091002229

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم:668)

5۔ نماز کی اہمیت اور فضیلت مختصراً بیان کریں۔ 091002230

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

6۔ فرض نماز کی بنیادی شرط لکھیے۔ 091002231

جواب: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

7۔ باجماعت نماز کی کیا فضیلت ہے؟ 091002232

جواب: باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری:645)

8۔ نمازِ عشاء اور فجر باجماعت ادا کرنے کی فضیلت لکھیے۔ 091002233

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم:1491)

9۔ ارکانِ نماز کی ترتیب ہمیں کس بات کا درس دیتی ہے؟ 091002234

جواب: جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قراءت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب

کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکانِ نماز کی ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

091002235

10۔ **بلا عذر مسجد کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا ارشادِ نبوی ﷺ ہے؟**

جواب: حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنّت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنّت چھوڑ دو گے تو گم راہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم:254)

091002236

11۔ **فجر کی نماز با جماعت ادا کرنے کے روحانی اور جسمانی فوائد لکھیے۔**

جواب: فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

091002237

12۔ **نماز کے چند فوائد لکھیے۔**

جواب: نماز ہم دردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002238

1۔ **نماز پر جامع نوٹ تحریر کریں۔**

جواب: **نماز**

اسلام اپنے پیروکاروں کی پوری زندگی کو بنیادی عقائد کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے عبادات کا ایک نظام مقرر کرتا ہے جو نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج پر مشتمل ہے۔ نماز کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (سورۃ النساء:103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

نماز کی اہمیت اور فضیلت

نماز چوں کہ دینی تربیت کا اہم ترین حصہ ہے اس لیے ہر امت پر فرض رہی ہے دل و زبان سے اللہ تعالیٰ کو معبود تسلیم کرنے کے بعد اس کے سب سے اہم حکم نماز سے انحراف ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کو معبود ماننے سے انکار کے برابر ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

فرضیت اور پابندی وقت فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (سورۃ النساء:103)

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

نماز ادا کرنا اللہ ربّ العزت کی خوشنودی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

طہارت و پاکیزگی

نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم:668)

نماز کے لیے بنیادی شرط

نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

نظم و ضبط / ارکان نماز کی ترتیب

جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرأت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

باجماعت نماز

انفرادی نماز کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا:

باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری:645)

قیام اللیل کا ثواب

آپ خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ صحیح مسلم:1491

مسجد میں نماز کی اہمیت

مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے بھی باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔

حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی (خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ) کی سنّت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی (خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ) کی سنّت چھوڑ دو گے تو گم راہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم:254) نبی اکرم خَاتَم النَّبِیّٖن ﷺ نے تو نماز باجماعت کے لیے بلا عذر مسجد میں نہ پہنچنے والے افراد کے لیے فرمایا تھا کہ جو لوگ نماز کے لیے مسجد میں نہیں آتے اگر مجھے ان کے بیوی بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے گھروں کو آگ لگوا دیتا۔ (صحیح بخاری)

نماز کے فوائد و ثمرات

بندگی کا احساس

اللہ تعالیٰ کے سامنے پانچ مرتبہ حاضری بندے کے دِل میں بندگی کا احساس تازہ رکھتی ہے اور اس کی پوری زندگی تعمیل احکام الٰہی

کا عملی نمونہ بن جاتی ہے۔

جسمانی اور روحانی طور پر مضبوطی

گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوطی رکھتا ہے۔

قرب الٰہی کا احساس

دن میں پانچ مرتبہ قرب الٰہی کا احساس ایک مسلمان کو گناہ کے کاموں سے روکتا ہے اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف اور غم دور کرتا ہے۔

مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ

فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات

مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

مسلمانوں میں اجتماعیت کا شعور

نمازِ باجماعت سے اور بطور خاص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں اجتماعیت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

اخوت و محبت اور رواداری نماز ہمدردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

بے نمازوں کو ترغیب و تحریص

نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر بے نمازوں کو ترغیب و تحریص ہوتی ہے اور وہ بھی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

نماز کے لیے درج ذیل بنیادی شرائط ہیں

☆ جسم کا پاک ہونا ☆ لباس کا پاک ہونا ☆ ستر (جسم) کا ڈھانپنا

☆ نماز کا وقت ہونا ☆ قبلہ رُو ہونا ☆ نیت کرنا

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں، تا کہ ہم نماز کے روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

ایمانیات و عبادات

☆ روزہ اور فوائد و ثمرات

YouTube
Online Lecture
publications.unique.edu.pk UGI.publications uniquenotesofficial @Uniquepublications 0324-6666661-2-3

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) قرآنِ مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے: 091002239

(الف) تقویٰ کا حصول (ب) دوسروں سے ہمدردی

(ج) صدقات و خیرات کی کثرت (د) غربا و مساکین کی امداد

(2) وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں: 091002240

(الف) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو (ب) جس میں سحری نہ کی جائے

(ج) جس میں صدقہ و خیرات نہ کیا جائے (د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

(3) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں: 091002241

(الف) ہمدردی کے (ب) رواداری کے (ج) عفو و درگزر کے (د) کفایت شعاری کے

(4) مقررہ وقت پر سحر و افطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے: 091002242

(الف) صبر و تحمل کی (ب) استقامت کی (ج) نظم و ضبط کی (د) صلہ رحمی کی

(5) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے: 091002243

(الف) بھوک پیاس کا (ب) مالی پریشانی کا (ج) جسمانی مشقت کا (د) عزتِ نفس کا

اضافی معروضی سوالات

(6) روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے: 091002244

(الف) زندگی میں (ب) ارکانِ اسلام میں (ج) عقائد میں (د) قرآن مجید میں

(7) قرآن و حدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے: 091002245

(الف) نماز کے لیے (ب) زکوٰۃ کے لیے (ج) روزے کے لیے (د) حج کے لیے

(8) لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں: 091002246

(الف) صوم (ب) صلوٰۃ (ج) زکوٰۃ (د) جہاد

(9) 2ہجری میں فرض ہوا: 091002247

(الف) حج (ب) جہاد (ج) روزہ (د) قربانی

(10) سفر اور مرض کے علاوہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ 091002248

(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) حج (د) روزہ

(11) اللہ ربّ العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے: 091002249

(الف) لیلۃ القدر کو (ب) رجب کو (ج) محرم کو (د) شعبان کو

(12) کس کو رمضان المبارک میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ 091002250

(الف) شبِ برأۃ کو (ب) شبِ قدر کو (ج) شبِ معراج کو (د) تراویح کو

(13) آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنّت ادا کرتے ہیں: 091002251

(الف) محرم الحرام کے (ب) ربیع الاوّل کے (ج) رمضان المبارک کے (د) شعبان کے

(14) نبی اکرم خاتم النّبیّین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی کمر بستہ ہو جاتے تھے: 091002252

(الف) عبادت میں (ب) ثواب میں (ج) اعتکاف میں (د) افطاری میں

(15) نبی اکرم خاتم النّبیّین ﷺ ہر سال رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے: 091002253

(الف) دس دنوں کا (ب) پانچ دنوں کا (ج) بیس دنوں کا (د) تیس دنوں کا

(16) انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے: 091002254

(الف) نماز پڑھنے سے (ب) روزے رکھنے سے (ج) زکوٰۃ ادا کرنے سے (د) حج کرنے سے

(17) مقررہ وقت پر سحری اور افطاری انسان کو درس دیتی ہے: 091002255

(الف) تقوٰی کا (ب) رواداری کا (ج) نظم و ضبط کا (د) عفو و درگزر کا

(18) غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں: 091002256

(الف) زکوٰۃ و صدقات سے (ب) نماز باجماعت سے (ج) حج کرنے سے (د) جہاد کرنے سے

(19) مسلمانوں میں تقوٰی و پرہیز گاری، جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں: 091002257

(الف) نماز سے (ب) زکوٰۃ سے (ج) حج سے (د) روزے سے

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	ج	5	الف	6	ب
7	ج	8	الف	9	ج	10	د	11	الف	12	ب
13	ج	14	الف	15	الف	16	ب	17	ج	18	الف
19	د										

www.ilmkidunya.com

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ صوم کا معنیٰ و مفہوم تحریر کریں۔

091002258

جواب: روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتا ہے، اسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

2۔ رمضان المبارک کے دو مسنون اعمال تحریر کریں۔

091002259

جواب: نبی کریم خَاتَم النَّبِیّن ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔(صحیح مسلم:2549)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَم النَّبِیّن ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔(سنن ابن ماجہ:1769)

3۔ روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

091002260

جواب: ۱۔ روزے سے مسلمانوں میں ایثار وہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اضافی مختصر سوالات

3۔ روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

091002261

جواب: روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر وشکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

4۔ روزہ انسان کو پابندی وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

091002262

جواب: مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم وضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

5۔ رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

091002263

جواب: روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ وصدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

6۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

091002264

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ:183)

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تا کہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

091002265

7۔ روزہ کن پر فرض ہے؟

جواب: سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد و عورت پر فرض ہے۔

091002266

8۔ سحر اور افطار کے اوقات کیا ہیں؟

جواب: طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہوتا ہے۔

091002267

9۔ روزہ افطار کروانے کا کیا اجر ہے؟

جواب: کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دستر خوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی: 8047)

091002268

10۔ لیلۃ القدر کی اہمیت مختصر لکھیے۔

جواب: نزولِ قرآنِ مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ ربّ العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔

091002269

11۔ رمضان المبارک میں مسلمان کیسے عبادت کرتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں مسلمان تلاوتِ کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نمازِ تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینا قرآنِ مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ کرام کی امامت میں سنتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنّت ادا کرتے ہیں۔

091002270

12۔ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا رمضان المبارک میں کیا معمول ہوتا تھا؟

جواب: رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت میں کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ازواجِ مطہرات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری: 1903)

091002271

13۔ روزے کے طبّی اور روحانی فوائد لکھیے۔

جواب: روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

091 002272

14۔ ہمیں رمضان المبارک کیسے گزارنا چاہیے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تا کہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

www.ilmkidunya.com

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002273

1۔ روزے پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: روزے کا لغوی معنی

عربی میں روزے کے لیے ''صوم'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کا معنی ہے ''کسی فعل سے رُک جانا، باز رہنا، پرہیز کرنا۔''صوم کی جمع صیام آتی ہے۔

اصطلاحی معنی

ایسی فرض بدنی عبادت جس میں ہر بالغ، عاقل، صحت منداور مقیم مسلمان صبح صادق سے لے کرغروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر خواہشاتِ نفس سے رکا رہے روزہ کہلاتی ہے۔

روزے کا مفہوم

روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے۔ جس کے لغوی معنی رک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتا ہے، اسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

قرآن وسنّت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت

ارکان اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اور قرآن حکیم کے مطابق یہ پہلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ روزہ 2ہجری میں فرض ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ:183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اوّلین مقصد تقوٰی اور پرہیز گاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

احادیث نبوی خاتم النّبیّٖن ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النّبیّٖن ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔''

(سنن ابوداؤد 2362)

سحری وافطاری کے اوقات

طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہوتا ہے۔ خود سحری وافطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔

سحری کرنے کی فضیلت

نبی کریم خاتم النّبیّٖن ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم 1923)

افطار کروانے کی فضیلت

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسبِ توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی: 8047)

رمضان المبارک میں فیوض و برکات

نزولِ قرآنِ مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ ربّ العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان تلاوتِ کلامِ مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نمازِ تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینا قرآنِ مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ کرام کی امامت میں سنتے ہیں۔

اعتکاف کی سنّت

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنّت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی عبادت میں کمربستہ ہو جاتے تھے۔ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ازواجِ مطہرات نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری: 1903)

روزے کے فوائد و ثمرات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کے فرامین کے مطابق ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے جانے والے روزوں کے فوائد درج ذیل ہیں۔

بیماریوں سے محفوظ

روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

غربا اور ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل

روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

قناعت و ایثار کی صفات

کم سے کم غذا پر اکتفا کی عادت، انسان میں قناعت و ایثار کی صفات پیدا کرتی ہے۔

نظم و ضبط کی پابندی

مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم و ضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔

جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی

روزے سے مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیزگاری، جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ

روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہم دردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

نیکی اور تقویٰ کی فضا

روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خوش نودی

ہر سال ایک مہینا تک اللہ تعالیٰ کی خوش نودی کی خاطر اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق کام یابی سے مکمل کر کے ضبطِ نفس کی وہ قوت حاصل ہو جاتی ہے، جس سے شیطان کی ہر ترغیب کا آسانی سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

باہمی یگانگت کے فروغ کا سبب

ایک ہی وقت میں پوری ملتِ اسلامیہ کا ایک عبادت میں مصروف رہنا باہمی یگانگت کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔

روزے کے مقاصد اور اثرات

روزے کے چند اہم مقاصد اور اثرات درج ذیل ہیں:۔

1۔ رضائے الٰہی کا ذریعہ

روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا سب سے اہم ذریعہ ہے کیوں کہ حدیث قدسی ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (بخاری) روزے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا راز مضمر ہے۔

2۔ تقویٰ

روزے کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ اور دل کی پرہیز گاری ہے۔ تقویٰ اس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد دِل کو گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے اور انسان نیک کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ روزہ سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور انسان پرہیز گار بن جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ) ''تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ''۔ (سورۃ البقرہ:183)

انسان تمام برائیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ حرام سے نفرت کرتا ہے اور حلال چیزوں کو اپناتا ہے۔ یہ انسان کے تقویٰ اور پرہیز گاری کی علامت ہے اور اسی کی وجہ سے انسان میں خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے۔

3۔ ضبطِ نفس

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی خواہشات پر قابو پانے کو جہادِ اکبر قرار دیا ہے۔ (ترمذی) روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو نفس کو کنٹرول کرتا ہے اور تمام خواہشاتِ بد سے بچاتا ہے۔ اس طرح انسان روزے کی وجہ سے برائیوں کے چنگل سے نکل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ نفس انسان کا خاصہ ہے کہ اگر اس کی ایک ناجائز خواہش پوری کر دی جائے تو پھر وہ دوسری کے لیے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ نفس کو ڈھیل ہی نہ دی جائے۔

4۔ جذبۂ ہم دردی

جب انسان روزے کی حالت میں بھوکا ہوتا ہے تو اسے غریبوں کی بھوک، فاقے اور محتاجی کا احساس ہوتا ہے اور اس کے اندر جذبہ

www.ilmkidunya.com

ہم دردی پیدا ہوتا ہے۔حضور اکرم خَاتَم النَّبِیّن ﷺ نے رمضان المبارک کو غم خواری کا مہینا قرار دیا ہے۔ (ابن خزیمہ)

5۔ قناعت پسندی

روزے کے باعث انسان قناعت پسند ہو جاتا ہے۔وہ کم کھانے پر اکتفا کرتا ہے اور دوسروں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے اور اپنے حصہ میں سے دوسروں کو کھانا کھلاتا ہے اور اس طرح اس میں ایثار کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔انسان روزے کی وجہ سے قناعت و ایثار کا نمونہ بن جاتا ہے۔

6۔ قبولیتِ دعا

روزے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے۔کیوں کہ روزہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بنا دیتا ہے۔انسان برائیوں سے بچ نکلتا ہے اور محبوب بندوں میں شامل ہو جاتا ہے اور محبوب بندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

7۔ گناہوں کی بخشش

حضور اکرم خَاتَم النَّبِیّن ﷺ کا فرمان ہے: ''روزہ ڈھال ہے'' (بخاری) یعنی گناہوں اور برائیوں کے لیے ڈھال ہے خلوص دل سے روزہ رکھنے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔روزے انسان کی بخشش کا اہم ذریعہ بنتے ہیں۔روزہ انسان کو غیبت، چغلی، جھوٹ، حرام خوری اور بدکاری سے بچاتا ہے۔

8۔ سادہ زندگی

روزہ الٰہی عبادت ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی تمام تعیّشات (عیش) کو چھوڑ دیتا ہے اور بالکل سادہ زندگی گزارتا ہے۔اس طرح انسان کو اپنے غریب بھائیوں کی سادہ زندگی کا احساس ہوتا ہے اور مزہ بھی سادہ زندگی میں آتا ہے۔

9۔ خوفِ خدا

رمضان کے مہینے میں باقی مہینوں کی نسبت انسان زیادہ تقویٰ حاصل کرتا ہے اور یہی چیز انسان میں خوفِ خدا پیدا کرتی ہے۔جس کی وجہ سے انسان برائیوں سے بچ جاتا ہے۔

10۔ وقت کی پابندی

روزے انسان میں وقت کی پابندی کا احساس بھی اجاگر کرتے ہیں۔انسان اپنے وقت پر سحری کرتا ہے اور وقت پر افطاری کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان کی زندگی میں نظم و ضبط مزید بہتر ہوتا ہے۔

11۔ طبّی فوائد

روزہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔کھانے کی کثرت کی وجہ سے انسان کا نظام انہضام خراب ہو جاتا ہے اور روزے کی وجہ سے اس کی خوراک میں کمی آتی ہے۔جس کی وجہ سے نظام انہضام کی بیماری کا علاج ہو جاتا ہے۔مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں اور انسان جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم خَاتَم النَّبِیّن ﷺ نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: روزہ رکھا کرو، تن درست رہو گے۔ (طبرانی)

12۔ جسم کی زکوٰۃ

جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔روزہ رکھنے سے انسان بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔بے شمار فاسد مادے انسانی جسم کے خارج ہوتے

www.ilmkidunya.com

ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی زکوۃ ہے، اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔'' (ابن ماجہ)

13۔ مشقت کی عادت

انسان روزہ رکھ کر دن بھر بھوک پیاس برداشت کرتا ہے اور اپنے روزمرہ کے تمام معاملات سرانجام دیتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر مشقت اور محنت کی عادت پروان چڑھتی ہے۔

14۔ روحانی مضبوطی

روزے سے انسان روحانی طور پر مضبوط ہو جاتا ہے۔ ضبطِ نفس اور تقویٰ کی وجہ سے انسان گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ شیطانی حملے اور وسوسے سے محفوظ رہتا ہے اور روحانی طور پر مضبوط ہو کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

15۔ شفاعت

خلوص نیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھے ہوئے روزے روزِ قیامت انسان کی شفاعت کریں گے اور اسے دوزخ کے عذاب سے بچا کر جنت کی دائمی نعمتوں میں لے جائیں گے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تا کہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

(3) زکوٰۃ

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) دین اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے:

091002274

(الف) اختیاری نیکی کی (ب) نفلی صدقے کی (ج) خیرات کی (د) فرض کی

(2) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لوگوں کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا؟

091002275

(الف) زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں سے (ب) فضول خرچی کرنے والوں سے
(ج) حج کا انکار کرنے والوں سے (د) نماز کا انکار کرنے والوں سے

(3) حدیثِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے:

091002276

(الف) زکوٰۃ نہ دینے سے (ب) صلہ رحمی نہ کرنے سے
(ج) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے (د) علم حاصل نہ کرنے سے

(4) زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:

091002277

(الف) عشر (ب) صدقہ (ج) فدیہ (د) ٹیکس

www.ilmkidunya.com

(5) زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے خاتمہ ہوجاتا ہے: 091002278

(الف) تجارت کا (ب) محنت کا (ج) گداگری کا (د) ملازمت کا

اضافی معروضی سوالات

(6) لغوی معنٰی پاک ہونا ہے: 091002279

(الف) زکوٰۃ (ب) صلوٰۃ (ج) جہاد (د) حج

(7) یہ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہوجاتا ہے: 091002280

(الف) صدقہ (ب) فطرانہ (ج) زکوٰۃ (د) صلوٰۃ

(8) زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک ہے: 091002281

(الف) فرض (ب) قرض (ج) سنت (د) مباح

(9) اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے: 091002282

(الف) ایک چیز پر (ب) دو چیزوں پر (ج) چار چیزوں پر (د) پانچ چیزوں پر

(10) ان کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا: 091002283

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(11) جب لوگ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے: 091002284

(الف) صلوٰۃ (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

(12) اس کا لغوی معنٰی ''دسواں حصہ'' ہے: 091002285

(الف) عشر (ب) زکوٰۃ (ج) فطرانہ (د) فدیہ

(13) جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا حصہ ہے: 091002286

(الف) 2فی صد (ب) 4فی صد (ج) 6فی صد (د) 10فی صد

(14) جس زمین کو مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا حصہ ہے: 091002287

(الف) 3فی صد (ب) 5فی صد (ج) 7فی صد (د) 8فی صد

(15) فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے: 091002288

(الف) زکوٰۃ سے (ب) گداگری سے (ج) فدیہ سے (د) دولت سے

(16) گداگری رک جاتی ہے: 091002289

(الف) ٹیکس سے (ب) زکوٰۃ سے (ج) سود سے (د) فدیہ سے

(17) پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے مؤثر بنانا ضروری ہے: 091002290

(الف) نظامِ صلوٰۃ کو (ب) نظامِ تعلیم کو (ج) نظامِ زکوٰۃ کو (د) نظامِ عدل کو

www.ilmkidunya.com

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	جواب
1	د	2	الف	3	الف	4	الف	5	ج
6	الف	7	ج	8	الف	9	د	10	الف
11	ج	12	الف	13	د	14	ب	15	الف
16	ب	17	ج						

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ زکوٰۃ وعشر کی فرضیت کی حکمت بیان کریں۔ 091002291

جواب: زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک رہا جو قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

عشر کا لغوی معنیٰ "دسواں حصہ" ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۝ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

2۔ زکوٰۃ وعشر میں فرق لکھیں۔ 091002292

جواب: عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عشر زمینی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

3۔ اسلام کے معاشی نظام کے حوالے سے زکوٰۃ وعشر کی اہمیت واضح کریں۔ 091002293

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے دل سے دولت کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو روحانی سکون کا باعث بنتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرتی انصاف کو فروغ ملتا ہے جس سے دلوں میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

4۔ زکوٰۃ کا معنیٰ ومفہوم بیان کریں۔ 091002294

جواب: زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔

5۔ نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کی شرح تحریر کریں۔ 091002295

جواب: نقدی اور مال تجارت پر اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

6۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ 091002296

www.ilmkidunya.com

جواب: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔

(صحیح بخاری: 1400)

091002297

7۔ زکوٰۃ کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔

جواب: زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔

091002298

8۔ عشر سے کیا مراد ہے؟

جواب: عُشر کا لغوی معنیٰ ''دسواں حصہ'' ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۝ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

091002299

9۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا کیا نقصان ہوتا ہے؟ حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔'' (سنن ابن ماجہ: 4019)

091002300

10۔ اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت کی مختصر وضاحت کیجیے۔

جواب: اسلام کے معاشی میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

091002301

11۔ پاکستان کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظامِ زکوٰۃ کو مؤثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

091002302

12۔ زکوٰۃ کے دو فوائد لکھیے۔

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

13۔ سونے اور چاندی کا نصاب زکوٰۃ کیا ہے؟ 091002303

جواب: ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔

14۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب تحریر کریں۔ 091002304

جواب: جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

15۔ زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیے۔ 091002305

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری:8)

16۔ زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیے۔ 091002306

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النور:56)

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

1۔ زکوٰۃ و عشر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ 091002307

جواب: **زکوٰۃ کا مفہوم**

زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

عشر کا معنیٰ

عُشر کا لغوی معنیٰ ''دسواں حصہ'' ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۝ (سورۃ الانعام:141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

عشر کا نصاب

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

www.ilmkidunya.com

سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عشر زمینی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب

سونے اور چاندی کا نصاب

ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب

جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی حیثیت

اسلام کے معاشی میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ لہٰذا جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری شرط

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور ضروریات زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

زکوٰۃ کے فوائد

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن وحدیث کی رُو سے

زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ o

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ النور: 56)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری: 8)

نظام زکوٰۃ کا نفاذ

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنے عہد حکومت میں دیگر احکام اسلامی کے ساتھ نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔

(صحیح بخاری: 1400)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔“ (سنن ابن ماجہ: 4019)

حاصل کلام

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔ پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظام زکوٰۃ کو موثر بنانا ضروری ہے تاکہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

www.ilmkidunya.com

(4) حج اور قربانی

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبرا۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(1) عمرہ ادا کرنا ہے: 091002308

(الف) سنت (ب) واجب (ج) فرض (د) نفل

(2) حج کا رکن اعظم ہے: 091002309

(الف) احرام باندھنا (ب) طوافِ زیارت (ج) وقوفِ عرفہ (د) قربانی کرنا

(3) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فریضۂ حج ادا کیا: 091002310

(الف) ایک مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) چار مرتبہ

(4) عید الاضحیٰ کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے: 091002311

(الف) صدقہ (ب) قربانی (ج) تلاوت (د) کھانا کھلانا

(5) آٹھ ذوالحجہ کو حاجی احرام باندھتے ہیں: 091002312

(الف) فجر کی نماز کے بعد (ب) ظہر کی نماز کے بعد (ج) عصر کی نماز کے بعد (د) مغرب کی نماز کے بعد

اضافی معروضی سوالات

(6) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی طرف سے قربانی کی: 091002313

(الف) گائے کی (ب) اونٹ کی (ج) بکروں کی (د) دنبوں کی

(7) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے عمرے ادا کیے: 091002314

(الف) دو (ب) چار (ج) چھے (د) آٹھ

(8) ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے: 091002315

(الف) عمرہ (ب) حج (ج) نماز (د) روزہ

(9) بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے: 091002316

(الف) زکوٰۃ (ب) جہاد (ج) حج (د) صلوٰۃ

(10) ایک جامع عبادت ہے: 091002317

(الف) حج (ب) نماز (ج) زکوٰۃ (د) روزہ

(11) واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے: 091002318

(الف) عمرہ (ب) حج (ج) صلوٰۃ (د) روزہ

www.ilmkidunya.com

(12) اس کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے: 091002319

(الف) زکوٰۃ (ب) صدقہ (ج) حج مبرور (د) عمرہ

(13) حج کرنے والا احرام باندھے: 091002320

(الف) آٹھ ذوالحجہ کو (ب) نو ذوالحجہ کو (ج) دس ذوالحجہ کو (د) گیارہ ذوالحجہ کو

(14) فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائے: 091002321

(الف) حج کرنے والا (ب) روزہ دار (ج) مجاہد (د) قربانی کرنے والا

(15) حج کرنے والا میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو: 091002322

(الف) طلوعِ آفتاب کے بعد (ب) چاشت کے بعد (ج) ظہر کے بعد (د) غروبِ آفتاب کے بعد

(16) حج کرنے والا جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد کرے: 091002323

(الف) قربانی (ب) عمرہ (ج) حج (د) طواف

(17) حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے: 091002324

(الف) مجاہد (ب) نمازی (ج) حج کرنے والا (د) مسافر

(18) جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ قریب نہ آئے: 091002325

(الف) عیدگاہ کے (ب) گھر کے (ج) مسجد کے (د) گوشت کے

(19) قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہو سکتے ہیں: 091002326

(الف) بکرے کی (ب) بھیڑ کی (ج) اونٹ کی (د) دُنبے کی

(20) ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں: 091002327

(الف) حج و قربانی (ب) صلوٰۃ و زکوٰۃ (ج) جہاد و قتال (د) صدقہ و خیرات

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	ج	3	الف	4	ب	5	الف
6	الف	7	ب	8	ب	9	ج	10	الف
11	الف	12	ج	13	الف	14	الف	15	د
16	الف	17	ج	18	الف	19	ج	20	الف

www.ilmkidunya.com

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

۱۔ قربانی کے کوئی سے دو احکام تحریر کریں۔ 091002328

جواب: ا۔ عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جاسکتی۔

۲۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

۲۔ حج اور عمرہ کے موقع پر حجاج کرام کن مقدس مقامات کے انوار و فیوض سے مستفید ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ 091002329

جواب: حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرمِ مکی اور حرمِ مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجدِ نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔ حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جس کا سیرت سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسکِ حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ اُمت مسلمہ کے اتحاد کے لیے حج کس طرح مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔ 091002330

جواب: حج ملت اسلامیہ کے اتحاد اور اجتماعیت کا مظہر ہے۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

۴۔ حج کے کوئی سے دو مناسک تحریر کریں۔ 091002331

جواب: حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

۵۔ حج و عمرہ کے بارے میں ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔ 091002332

جواب: نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 1773)

۶۔ قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟ 091002333

جواب: قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ: 3123)

۷۔ حج کی فرضیت کے بارے میں قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیے۔ 091002334

جواب: حج ارکانِ اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

www.ilmkidunya.com

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط ○

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ (سورۃ آل عمران:97)

8۔ حج کی خصوصیت کی مختصر وضاحت کریں۔ 091002335

جواب: حج اس عتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں۔

9۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کتنے حج اور عمرے ادا فرمائے تھے؟ 091002336

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔

(جامع ترمذی:931)

10۔ حج اور عمرہ کرنے والے کے بارے میں ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔ 091002337

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ:2893)

11۔ تلبیہ مع ترجمہ لکھیے۔ 091002338

جواب: لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔

12۔ اجتماعی قربانی کے بارے میں مختصر وضاحت کیجیے۔ 091002339

جواب: اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں بھی سات افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد متعین نہیں، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

13۔ قربانی کا فلسفہ مختصر لکھیے۔ 091002340

جواب: قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

14۔ حج کرنے کے دو فوائد لکھیے۔ 091002341

جواب: حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

15۔ زائرین خانہ کعبہ کی کیفیات تحریر کریں۔ 091002342

جواب: حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین

www.ilmkidunya.com

شریفین یعنی حرم مکی اور حرم مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091002343

1۔ حج اور قربانی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

جواب: **حج اور قربانی**

حج ارکانِ اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط ٥ (سورۃ آل عمران:97)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

جامع عبادات

حج اس عتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں، حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

حج اور عمرہ کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔ (جامع ترمذی:931)

گناہوں کا کفارہ

نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:1773)

اللہ تعالیٰ کا مہمان

نبی کریم خاتم النّبیّن ﷺ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو انھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ:2893)

حج کرنے کا مختصر طریقہ

حج کرنے والا آٹھ ذوالحجہ کو صبح کی نماز کی بعد احرام باندھے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔ اور تلبیہ کے درج ذیل الفاظ بلند آواز میں ادا کرے:

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔

مناسکِ حج

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائے۔ ظہر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔ مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔ غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔ پیدل جانا مستحب ہے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھے۔ رات مزدلفہ میں گزارے رمی کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو۔

رمی کا فریضہ

جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوا لے یا کٹوا لے، سر منڈوانے کے بعد وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا پھر قربانی کے دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ مکرمہ جا کر "طوافِ زیارت" کر لے، وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے، وقوفِ عرفہ حج کا رکنِ اعظم ہے، وقوفِ مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی واجب ہے، آخر میں الوداعی طواف کرے، اس کے بعد مدینہ منورہ کا سفر کرے اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں کوشش کرے کہ مسجدِ نبوی (خاتم النبیین ﷺ) میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

قربانی

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور ان کے جدِّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔ عید کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اسی بنا پر یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔

قربانی نہ کرنے پر سخت وعید: قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ: 3123)

قربانی کی شرائط

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جا سکتی۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی طرف سے بھی قربانی فرمائی تھی۔

اجتماعی قربانی

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں بھی سات افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد متعین نہیں، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

قربانی کا فلسفہ

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں

www.ilmkidunya.com

اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا چاہے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

اتحاد و یگانگت کے مظاہر

حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حرمین شریفین یعنی حرم مکی اور حرمِ مدنی کی زیارت

حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرم مکی اور حرمِ مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔

حاصلِ کلام

حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

www.ilmkidunya.com